

قرآن و سنت کی روشنی میں مکتب و عبادات

شرعی ورثاء کو وراثت محروم کرنا حرام ہے

برصغیر کے جید علماء کرام کا متفقہ فتویٰ



(فادر):

حضرت مفتی عبدالکریم گمستھلوی قدس سرہ
مولانا

سابق مفتی خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون

مرتبہ:

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی

مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

دل میرا ہو جائے اک میدان ہو
تو ہی تو ہو، تو ہی تو ہو، تو ہی تو
غیر سے بالکل ہی اٹھ جائے نظر
تو ہی تو آئے نظر دیکھوں جدم
اور میرے تن میں بجائے آب و گل
دردِ دل ہو، دردِ دل ہو، دردِ دل

محبوبِ رحمۃ اللہ علیہ

قرآن و سنت کی روشنی میں مکتب و معیشت

شرعی ورثاء کو وراثت محروم کرنا حرام ہے

برصغیر کے جید علماء کرام کا متفقہ فتویٰ

افادہ :

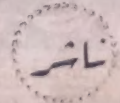
حضرت مفتی عبدالکریم گمستھلوی قدس سرہ
مولانا

سابق مفتی خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون

مرتبہ :

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی

مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا



انجمن احياء السنۃ

32- راجپوت بلاک، نذیر آباد، باغبانپورہ، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر: 54920
فون: 042-6861584-6551774, 0300-9489624



یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

جایزہ تقدسہ بالمقابل چلیا گزشتہ شاہزادہ قاضی اعظم لاہور۔ پوسٹ نمبر: 2074
پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 042-6370371, 6073310
E-mail: khanqahilr@hotmail.com

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
3	پیش لفظ	1
5	قرآن وحدیث سے حق تلفی اور غصب میراث پر مذمت	2
..	ہمیشہ کا عذاب	3
..	حرام مال کی مذمت	4
..	حرام مال آگ ہے	5
6	حق تلفی کا سبب محبت دنیا ہے	6
..	احادیث مبارکہ	7
..	حرام مال دوزخ کی آگ ہے	8
7	ظلم قیامت میں اندھیروں کا سبب ہے	9
..	ناحق زمین غصب کرنے پر وعید	10
..	سات زمینوں تک دھنسیا جانا	11
..	زمین کی کھدائی اور طوق	12
8	میدان حشر تک زمین کی مٹی اٹھانا	13
..	حرام مال سے پروردہ جسم کیلئے وعید	14
..	حرام مال کا صدقہ مردود ہے	15
9	احادیث کی روشنی میں حرام مال پر وعیدات	16
..	صرف حلال مال کی قبولیت	17
..	حرام مال کے صدقہ میں ثواب نہیں ہے	18
10	حرام مال کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی	19
..	حرام مال نیکیاں ختم ہونے کا سبب ہے	20
11	ظلم کی وجہ سے نیکیاں ختم اور گناہوں میں اضافہ	21
12	ظلم کا تدارک دنیا میں ہی ضروری ہے	22
..	ظالم پر سخت پکڑ	23
..	قیامت میں حقوق کا بدلہ	24
13	مسلمانوں کی ذمہ داری	25
..	متفقہ فتویٰ	26
15	خلاصہ	27
..	تمتہ	28

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

حضرت مولانا مفتی سید عبد القدوس ترمذی مدظلہم

مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ O اَمَّا بَعْدُ:

گزارش آنکہ مسلمانوں پر جیسے اسلام کے دیگر ارکان و احکام کا بجالانا اور ان کو دل و جان سے تسلیم کرنا ضروری ہے اسی طرح وراثت کے احکام کو ماننا اور اس کے مطابق عمل کرنا اور شرعی ورثاء کو ان کے حصے تقسیم کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن افسوس! کہ مال کی محبت اور دنیا کی حرص، طمع اور لالچ کی وجہ سے اچھے خاصے پڑھے لکھے مسلمان اس بارہ میں عملی کوتاہی کا شکار ہیں اور وہ دیدہ و دانستہ شرعی وارثوں کو ان کے جائز حق وراثت سے محروم کر دیتے ہیں۔

اور ان میں بہت سی کوتاہیوں کے ساتھ ایک بڑی کوتاہی یہ چلی آرہی ہے کہ وہ عموماً مرنے والے کے ترکہ کو یا تو تقسیم ہی نہیں کرتے یا پھر خلاف شریعت تقسیم کرتے ہیں، مثلاً ماں، بہن، بیوی وغیرہ شرعی وارثوں کو وراثت سے محروم کر دیتے ہیں، اسی طرح اگر مرنے والے کا بیٹا موجود ہو تو میت کے باپ اور دادا کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ گناہ عظیم اور بہت بڑا جرم ہے۔ ایک حدیث پاک میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے مَنْ قَطَعَ مِيرَاثَ وَارِثِهِ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مشکوٰۃ ۱/۲۶۶) جو شخص اپنے شرعی وارث کو میراث سے محروم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے جنت کی وراثت سے محروم کر دیں گے (اعاذنا اللہ منہ)

افسوس! کہ اس عظیم گناہ میں عوام و خواص، دیندار، دنیا دار، جہلاء، علماء سب ہی مبتلا

ہیں الا ماشاء اللہ ومن عصمه اللہ تعالیٰ۔

وقت کی اہم ضرورت ہے کہ شرعی ورثاء کو وراثت سے محروم کرنے اور وراثت غصب کرنے پر قرآن وحدیث میں جو سخت وعیدات آئی ہیں ان کو بیان کر دیا جائے تاکہ جو حضرات تقسیم وراثت کی اہمیت سے ناواقف ہیں انہیں علم حاصل ہو جائے اور جن حضرات کو وراثت کے مسائل اور ان کی اہمیت کا علم ہے وہ ان وعیدات کے خوف اور ڈر سے تقسیم وراثت کے حکم پر عمل پیرا ہو جائیں۔

مخدوم و مکرم حضرت ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہم العالی نے اس ضرورت کا احساس فرماتے ہوئے احقر سے اس موضوع پر لکھنے کی فرمائش کی۔ اس اہم موضوع پر چونکہ احقر کے جدا مجد حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالکریم صاحب گمٹھلوی قدس سرہ سابق مفتی خانقاہ تھانہ بھون کا نہایت جامع و نافع رسالہ ”غصب المیراث“ موجود ہے اس لئے احقر نے مناسب سمجھا کہ اسی کی تلخیص کر دی جائے چنانچہ احقر نے اپنے اس مضمون میں اسی کو مرتب کر کے پیش کیا ہے اور ساتھ ہی شرعی ورثاء کو وراثت سے محروم کرنے کی حرمت پر برصغیر کے مختلف مکاتب فکر کے جید علماء کرام کا متفقہ فتویٰ بھی اس کے آخر میں شامل کر دیا ہے تاکہ اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جائے۔

دل سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرماویں اور مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرما کر اس رسالہ کو احقر کے والد گرامی اور جدا مجد رحمہما اللہ تعالیٰ کے رفع درجات، باقیات صالحات اور اس بندہ ناچیز کیلئے باعث نجات اور سعادت دارین کا ذریعہ بنائیں۔

نوٹ: شرعی حصص اور وراثت کے احکام معلوم کرنے کیلئے رسالہ ”غصب المیراث“ اور ”مفید الوارثین“ کی طرف رجوع کریں یا کسی ماہر و مستند عالم دین مفتی صاحب سے راہنمائی حاصل فرمائیں۔

فقط احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۳/ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ، ۱۴ ستمبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن و حدیث سے حق تلفی اور غصب میراث پر مذمت

ہمیشہ کا عذاب

حق تعالیٰ نے وراثت کے احکام بیان فرما کر واضح طور پر ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

(النساء پ ۴ آیت ۱۴) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے (بالکل ہی) گزر جاوے اس کو خدا (دوزخ کی) آگ میں داخل کرے گا، اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے واسطے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ احکام خدا تعالیٰ کی مخالفت کرنے والے کیلئے ہمیشہ کا عذاب ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا وعید ہو سکتی ہے۔ حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو احکام خداوندی کی مخالفت سے بچائے، آمین۔

حرام مال کی مذمت

وَاتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ۝ (النساء پ ۴ آیت ۲) اور تم یتیموں کو ان کا مال دے دو اور ناپاک (مال) سے نیک (مال) مت بدلو اور یتیموں کا مال اپنے مال میں ملا کر مت کھاؤ بے شک وہ بڑا گناہ ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حلال مال میں حرام مل جاوے تو اس کا کھانا حرام ہے اس میں حرام کم ہو یا زیادہ۔

حرام مال آگ ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ

سَعِيرًاۙ (النساء پ ۴ آیت ۱۰) بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ لوگ آتش دوزخ میں داخل ہوں گے۔

حق تلفی کا سبب محبت دنیا ہے

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمَّاۤ هٖ وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّاۙ (الفجر پ ۳۰

آیت ۱۹، ۲۰) اور تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو) اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو۔

وراثت کا غصب بھی اسی وجہ سے ہے کیونکہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ اور

بنیاد ہے کَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ (مشکوٰۃ ۲/۴۴۴) دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

احادیث مبارکہ

حرام مال دوزخ کی آگ ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاَنْتُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ شَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ (مشکوٰۃ ۲/۳۲۷) بے شک میں بشر ہوں اور تحقیق تم میری طرف جھگڑتے آتے ہو اور شاید تم میں سے بعض اپنی حجت خوب بیان کرنے والا ہو بعض سے، پس میں جو اس سے سنتا ہوں اس کے موافق فیصلہ کرتا ہوں، پس جس شخص کے واسطے اس کے بھائی کے حق میں سے (اس کے دعوے و حجت کے مطابق) کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کو ہرگز نہ لیوے کیونکہ حقیقت میں اس کیلئے ایک آگ کا ٹکڑا کاٹ (کردے) رہا ہوں۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ حرام مال آگ ہے، جو کسی کا مال ناحق کھاتا ہے وہ

اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے۔

ظلم قیامت میں اندھیروں کا سبب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ (ترغیب ص ۳۸۹) ظلم کرنا قیامت کے دن اندھیریاں (یعنی اندھیروں کا سبب) ہے (جو کہ انسان کو جنت میں جانے سے روکنے والی ہیں) ناحق زمین غصب کرنے پر وعید

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ ۱/۲۵۴) جس نے ایک بالشت بھر زمین بھی ناحق لے لی ضرور وہ اس کے گلے میں طوق کر کے پہنائی جاوے گی سات زمینوں تک۔

سات زمینوں تک دھنسا یا جانا

وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (مشکوٰۃ ۱/۲۵۶) جس نے کچھ زمین ناحق لے لی اس کو قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا یا جاوے گا۔ زمین کی کھدائی اور طوق

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفَرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ جِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ (ترغیب ص ۳۳۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بالشت بھر (یعنی بہت تھوڑی سی) زمین بھی ازراہ ظلم لے لی اللہ عزوجل اس کو قبر میں تکلیف دے گا کہ اس (ظلم سے لی ہوئی زمین) کو کھودے یہاں تک کہ زمینوں کے آخر تک پہنچ جاوے، پھر وہ اس کے گلے میں پہنائی جاوے گی جب تک کہ لوگوں میں فیصلہ کیا جاوے۔

میدان حشر تک زمین کی مٹی اٹھانا

وَفِي رِوَايَتِهِ لِأَحْمَدَ وَالطَّبْرَانِي عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كَلَّفَ أَنْ يَحْمِلَ ثَرَابَهَا إِلَى الْمَحْشَرِ (ترغیب ص ۳۳۵)
جس نے ناحق زمین لی اس کو سزا دی جاوے گی کہ اس (ظلم سے لی گئی زمین) کی مٹی میدان حشر تک اٹھا کر لے جاوے۔

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جتنی زمین ناحق دبائی ہے اس کو ساتویں زمین کے نیچے تک کھودنا پڑے گا اور پھر اس کو اٹھا کر میدان حشر تک لے جانا ہوگا بعد ازاں اس کے گلے میں ڈالی جاوے گی اور فیصلہ ہونے تک رہے گی (اور بعد ازاں دوسرے عذابوں کا سامنا ہوگا، اعاذنا اللہ منہ)

حرام مال سے پروردہ جسم کیلئے وعید

وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غَدِيَ بِالْحَرَامِ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَبَعْضُ أَصَانِيدِهِمْ حَسَنٌ (ترغیب ص ۳۱۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں وہ جسم داخل نہ ہوگا جس کو حرام غذا دی گئی ہے۔

حرام مال کا صدقہ مردود ہے

اور اگر حرام مال سے زکوٰۃ و صدقہ دیا جاوے یا نماز، روزہ اور حج میں خرچ کیا جاوے تو وہ قبول نہیں ہوتے کیونکہ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَسْمَعُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُسْفِكُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تَغْمُضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ (البقرہ پ ۳ آیت ۲۶۷) اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے عمدہ (یعنی حلال پاک) چیز کو اور جو ہم نے

زمین سے تمہارے لئے پیدا کیا ہے اس میں سے خرچ کیا کرو، اور ردی چیز کی طرف خیال مت لے جایا کرو کہ اس میں سے خرچ کر دو حالانکہ تم کبھی اس کے لینے والے نہیں ہاں مگر چشم پوشی کر جاؤ، اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں ہیں، تعریف کے لائق ہیں۔
فائدہ: اس آیت میں مال طیب خرچ کرنے کا حکم ہے اور خبیث سے منع فرمایا ہے اور حرام سے بڑھ کر کیا خبیث ہوگا۔

احادیث کی روشنی میں حرام مال پر وعیدات

حرام مال سے متعلق حدیث پاک میں نہایت سخت وعیدات ذکر فرمائی گئی ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے حرام مال کمانے اور کھانے پر سخت سے سخت وعید بیان فرمائی ہے، چند احادیث ذیل میں درج کی جاتی ہیں تاکہ مسلمانوں کو تنبیہ ہو اور وہ حرام مال سے پرہیز کریں وراثت کا مال کھانے اور استعمال کرنے سے بچیں، وراثت کو اس کے صحیح حقداروں تک پہنچانے کی سعی بلیغ کریں اور اس سلسلہ میں کسی تاویل فاسد اور باطل حیلہ کا سہارا نہ لیں، وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ۔ اب احادیث ملاحظہ فرمائیں:

صرف حلال مال کی قبولیت

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (ترغیب ۳۳۱/۱) اللہ تعالیٰ حلال کے علاوہ قبول نہیں کرتا۔

حرام مال کے صدقہ میں ثواب نہیں ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَذَيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ. وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ اَجْرٌ وَكَانَ اَمْرُهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ جَبَّانٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِمُ (ترغیب ص ۳۰۹) جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی تو جو تیرے ذمہ (حکم) تھا وہ تو نے پورا کر دیا۔ اور جس نے حرام مال جمع

کیا پھر وہ صدقہ کر دیا تو اس میں اس کو کچھ ثواب نہیں ہوا اور اس (مال حرام) کا گناہ اس کے ذمہ رہے گا (صدقہ سے نہ اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور نہ ظلم کا گناہ معاف ہوگا بلکہ جب صاحب حق کو دے دے گا تب سبکدوش ہوگا)
حرام مال کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا. وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا. وَقَالَ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ. ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ ۲۴۱/۱) بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاک کے سوا قبول نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ نے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے اس کا حکم مومنوں کو بھی دیا ہے، پس فرمایا ہے اے رسولو! حلال رزقوں سے کھاؤ اور اچھے عمل کرو، اور فرمایا ہے اے مومنو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں ان میں سے کھاؤ۔

پھر (آنحضرت ﷺ نے) اس شخص کا ذکر فرمایا جو کہ (حج وغیرہ کیلئے) پراگندہ بال، غبار آلودہ دراز سفر کرتا ہے، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے یارب! یارب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اور اس کا پینا حرام ہے، اور اس کا لباس حرام ہے، اور حرام ہی سے پرورش کیا گیا ہے، پس کہاں قبول کیا جاوے اس کے واسطے۔

فائدہ: ان احادیث و آیات سے معلوم ہوا کہ اس رواج عام کی وجہ سے حق تلفی کا گناہ ہونے کے علاوہ عبادات مالیہ (صدقہ وغیرہ) و بدنیہ (نماز وغیرہ) بھی قبول نہیں ہوتیں، اس سے زیادہ کیا خسارہ ہو سکتا ہے؟

حرام مال نیکیاں ختم ہونے کا سبب ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟

قَالُوا الْمَفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ إِنَّ الْمَفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ ۲/۴۳۵)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا کہ آیاتم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درہم ہونہ کچھ سامان۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ درحقیقت میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ سمیت آوے گا اس حالت میں کہ کسی کو گالی دی ہے اور کسی کو تہمت لگائی ہے اور کسی کا (ناحق) مال کھایا ہے اور کسی کا خون کیا ہے اور کسی کو (ناحق) مارا ہے، پس اس کی کچھ نیکیاں اس (مظلوم) کو دے دی جاویں گی اور کچھ اس (مظلوم) کو، پھر اگر اس کی نیکیاں ان (حقوق) کے ادا ہونے سے پیشتر ختم ہو جائیں جو اس پر ہیں تو ان (مظلوموں) کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر (وہ دوزخ کی) آگ میں ڈالا جاوے گا۔

ظلم کی وجہ سے نیکیاں ختم اور گناہوں میں اضافہ

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى عَدَّ سِتَّةً أَوْ سَبْعَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَحِيفَةٌ حَتَّى يَرَى أَنَّهُ نَاجٍ فَمَا تَرَالُ بَنِي آدَمَ تَتْبَعُهُ حَتَّى مَا يَبْقَى لَهُ حَسَنَةٌ وَتُحْمَلَ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْبُعْثِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ (ترغیب ص ۳۹۰)

حضرت سلمان فارسی اور سعد بن مالک و حذیفہ بن الیمان و عبد اللہ بن مسعود وغیرہ چھ یا سات صحابہ نے فرمایا ہے کہ (بعض) آدمی کیلئے اعمال نامہ اٹھایا جاوے گا (اور اس میں بہت نیکیاں ہوں گی) یہاں تک کہ وہ (اس کو دیکھ کر) نجات کا یقین کرے گا، پھر لوگوں پر کئے ہوئے ظلم (مطالبہ کیلئے) اس کے پیچھے لگے رہیں گے (اور ان کا بدلہ دیا جاوے گا) یہاں تک کہ اس کی

کوئی نیکی باقی نہ رہے گی اور ان (مظلوموں) کے گناہ (حساب پورا کرنے کی مقدار) اس پر ڈالے جاویں گے۔

ظلم کا تدارک دنیا میں ہی ضروری ہے

مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ مِنْهُ بِقَدَرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِّلَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (مشکوٰۃ ۴۳۵/۲) جس پر کسی بھائی کی آبروریزی یا اور کسی قسم کا (جانی، مالی) حق ہو اس کو چاہیے کہ اس سے آج ہی سبکدوشی حاصل کر لے اس (دن) سے پہلے کہ نہ دینار ہوگا اور نہ درہم (بلکہ) اگر اس کے پاس نیک عمل ہوں گے تو ان میں سے اس کے ظلم کے موافق (یعنی جو اس کا عوض ہو جاویں وہ) لئے جاویں گے، اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے فریق کے گناہوں میں سے لے کر اس پر ڈال دیئے جاویں گے۔

ظالم پر سخت پکڑ

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ لِيُمْلِي الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْصَى وَهِيَ ظَلِمَةٌ الْآيَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ ۴۳۴/۲) بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب پکڑے گا تو چھوڑے گا نہیں، پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَكَذَلِكَ أَخَذُ رَبِّكَ الْآيَةُ اِسی طرح تیرے رب کا پکڑنا ہے جس وقت بستیوں کو (یعنی بستی والوں کو) پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ (بستی والے) ظالم ہوں۔

نور: مشکوٰۃ شریف میں یہ روایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ذکر کی گئی ہے۔

قیامت میں حقوق کا بدلہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُسَوَّدَنَّ الْحُقُوقُ إِلَى

أَفْلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجُلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقُرْنَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ ۲/۴۳۵)
قیامت کے دن حقداروں کے حق ضرور بالضرور ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری
سے بے سینگ بکری (کے مارنے) کا (بھی) بدلہ لیا جاوے گا۔

فائدہ: ان آفتوں کا خطرہ ہوتے ہوئے حرام کھانا اور ظلم کرنا کون غفلت مند پسند کر سکتا ہے؟ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى: قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ (المائدہ پ ۷ آیت ۱۰۰)

شرعی ورثہ کو وراثت سے محروم کرنا حرام ہے
مختلف مکاتب فکر کے جید علماء کرام و مشائخ عظام کا متفقہ فتویٰ

استفتاء

پنجاب میں قانون وراثت رواج عام کے مطابق ہے جس میں دختر و غیرہ وارثان
شرعیہ کو محروم الارث قرار دیا گیا ہے، پس اس قانون کی حمایت کرنا، اس کو قولاً، فعلاً، سکوتاً
تسلیم کرنا کیسا ہے؟ السائل احقر عبدالکریم گمٹھلوی مسجد اسٹیشن راجپورہ ریاست پٹیالہ
(۱) فتویٰ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون

حضرت حکیم الامتہ مولانا الحافظ الحاج المولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم
اس رواج کا باطل و منکر ہونا اور تواریث بنات وغیرہ انصاف قطعی سے ثابت ہے، ان
کی مخالفت اگر اعتقاداً ہے تو کفر ہے اور عملاً ہے تو اشد درجہ کافق ہے، پس اس باب میں عقیدہ
کی درستی اور عمل کی اصلاح تو یقیناً فرض ہے اور ابطال باطل و ازالہ منکر قادر پر فرض ہے لہذا
سکوت بھی حرام ہوگا اور تسلیم کرنا تو اس سے اشد ہے اور حمایت کرنا سب سے بڑھ کر اشنع
واجب ہے، ہَذَا كُلُّهُ ظَاهِرٌ۔
کتبہ اشرف علی تھانوی

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس باطل اور حرام رواج کے قلع قمع میں کوشش کرے، امید
کہ علماء کرام اس فریضہ اسلامی کی طرف تقرر یا تحریراً ضرور توجہ دلائیں گے۔

حررہ الاحقر ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

(۲) تحریر مدرسہ عالیہ مظاہر علوم سہارنپور

حضرت مولانا الحافظ المولوی خلیل احمد صاحب مدظلہم العالی

اگر کوئی صاحب میراث (کے قانون شرعی) کا انکار کرے تو انصوص قطعیہ کا انکار ہوگا اور معلوم ہے کہ قرآن پاک اور احکام قطعیہ کا منکر کون ہوتا ہے؟ اس سے زائد کیا کہا جاسکتا ہے۔

کتبہ الاحقر عبداللطیف عفا اللہ عنہ مدرس (اول) مدرسہ موصوف

اس قانون کی مخالفت واجب ہے۔ رقمہ ضیاء احمد

الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ (ناظم مدرسہ موصوف)

صحیح الجواب عنایت الہی مہتمم مدرسہ

الجواب صحیح بندہ عبدالرحمن (کامل پوری) عفی عنہ (مدرس مدرسہ)

(۳) تحریر مدرسہ عالیہ دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور

اس باطل و حرام رواج عام کے مرتکب اور مجوز اور معاون اور باقی رکھنے والے اور اس پر (عملاً) اصرار کرنے والے ظالم و عاصی ہیں (اور اس فرض قطعی کے انکار کا کفر ہونا تو اظہر ہے) اور مواخذہ حق العباد کا ان کی گردن پر ہے گا تا وقتیکہ وہ صاحب حقوق کے حقوق ادا نہ کریں گے۔ کتبہ مسعود احمد الجواب صحیح عزیز الرحمن مفتی مدرسہ دیوبند

الجواب صواب محمد انور عفا اللہ عنہ الجواب صحیح بندہ مرتضیٰ حسن عفی عنہ

(۴) تحریر مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیتہ العلماء ہند

یہ رواج شریعت غراء کے صریح منصوص احکام کے مخالف ہے اور اولاد دختر (وغیرہ) کے ساتھ کھلا ہوا ظلم ہے، جو لوگ اس رواج کو جائز اور تقسیم میراث کے شرعی اصول سے بہتر سمجھیں وہ مسلمان نہیں رہ سکتے اور جو لوگ ناجائز اور خلاف شریعت یقین کرتے ہوں مگر اس پر عمل کرتے ہوں وہ بھی ظالم اور فاسق ہیں۔

(۱) محمد کفایت اللہ عفا اللہ عنہ مدرسہ امینیہ دہلی (۲) عبدالخالق جہاں خیل

(۳) جماعت علی (علی پوری) بقلم خود (۴) محمد حسین، علی پور ضلع سیالکوٹ (۵) ثناء اللہ امرتسری

خلاصہ: تمام امت محمدیہ کا اس رواج عام کے حرام قطعی اور ظلم عظیم ہونے پر

ہمیشہ سے اتفاق ہے، بغرض اختصار چند فتاویٰ کا انتخاب اور چند علماء کے دستخط درج کئے گئے،
جملہ اہل اسلام اس ظالمانہ اور کفریہ رواج عام کو مٹا کر شریعت محمدیہ کے مطابق قانون وراثت
کی تعمیل کریں۔
کمترین عبدالکریم گنہدوی غفرلہ

تتمہ: (از مرتب) فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ سے بطور تتمہ بعض حضرات کی تصدیقات و تحریرات درج کی جاتی ہیں:
احمد سعید (ناظم جمعیت العلماء - حمد اللہ پانی پتی) عبدالرحمن روپڑ، ضلع انبالہ - غلام مرشد،
مدرسہ نعمانیہ لاہور، عبدالعزیز گوجرانوالہ - غلام مصطفیٰ (مفتی امرتسری)

تحریر گرامی امام الدعوة والتبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
اللہ ورسول نے جو حقوق مال میں مقرر فرمائے ہیں اس میں فرق کرنا سخت گناہ ہے،
اس کے واسطے اللہ پاک نے خود جس قدر اہتمام فرمایا ہے اور جس قدر اس کے خلاف پروعید
اور دھمکی فرمائی ہے وہ پتہ کو پانی کرنے کیلئے بہت کافی ہے، ذرا رسالہ ”غصب المیراث“ کو سب
صاحب غور سے دیکھ لیں اس سے بہت کچھ آپ پر کھل جاوے گا۔ فقط بندہ ناچیز الیاس غفرلہ
صورت مسئلہ میں واضح ولاح ہو کر لڑکیوں کو حصہ شرعی میراث نہ دینا صریح ظلم
ورسم کفار پر عامل بننا ہے، پس مسلمانوں کو اسلام میں پورے طور پر داخل ہونا پڑے، لِقَوْلِهِ
تَعَالٰی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا يَتَذَكَّرُ
بَعْضُ بَنَاتِ الْإِسْلَامِ كَيْفَ يَتَّبِعُونَ خُطُوَاتِ الْكُفَرِ ۚ إِنَّ كُفْرَهُمْ كَانَ خِطْءًا بَظُنْمِهِمْ
دِينًا صَرِيحًا قَرَأَنَ مُجِيدَ الْخِلَافِ كَرْنًا هِيَ كَمَا لَا يَخْفَى، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

کتبہ ابو محمد عبد الجبار مدرس مدرسہ حمیدیہ عربیہ دہلی صدر بازار الْجَوَابُ صَحِيحٌ وَالرَّأْيُ
نَجِيحٌ (عاجز ابو محمد عبد الوہاب المہاجر امام جماعت غرباء اہل حدیث)

جور سوم کہ خلاف شرع محمدیہ ہیں ان کی بیخ کنی اہل اسلام پر فرض ہے، اللہ پاک

مسلمانوں کو نیک توفیق دے کہ اس کی طرف توجہ کریں۔

العبد ابو یحییٰ عبداللطیف، مدرس مدرسہ حمیدیہ موری دروازہ دہلی
یہ جابرانہ رسم یعنی لڑکی کو حصہ نہ دینا انہیں چند رواجوں میں سے ہے جو فی الحقیقت
زمانہ جاہلیت سے منتقل ہو کر ہماری قوم میں آئے، اے مسلمانو! ڈرو اللہ سے اور اس ظلم سے
باز آؤ، یہ حق العباد ہے جو توبہ سے بھی معاف نہ ہوگا، قیامت کے دن سے ڈرو جس کی شان
یہ ہے کُلُّكُمْ اَتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا یعنی ہر ایک بندہ خدا کے پاس اکیلا آوے گا۔
ابو محمد عبد الجبار مہتمم مدرسہ اشاعت القرآن والسنة سوکھپوری

بے شک یہ غلط رسم ہے، ہر مسلمان کو شرعی تقسیم کر کے حصہ دینا لازم ہے، جو اس
کے خلاف کریں گے وہ غاصب اور ظالم ہوں گے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا، اٰمِيْن۔

الراقم محمد داؤد رہپوا، ابواسحاق عبدالرزاق رہپوہ، عبدالصمد رہپوا
بے شک یہ رواج لڑکی (کو) حصہ نہ دینا رسم جاہلیت ہے اس سے بچنا چاہئے
اور مسئلہ شرعی پر عمل کرنا فرض ہے اس پر کاربند ہونا چاہئے، تصریح اس مسئلہ کی اوپر علماء کرام
فرما چکے ہیں زیادہ ضرورت نہیں۔ العبد عبد الغفار غفرلہ الستار اوتبوی، بندہ عبد الرحمن عفی عنہ
(ملخص از اصلاح میوات ص ۱۹ تا ص ۲۹) (ماخوذ از فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۵۳۴)

مسلمانوں کی ذمہ داری

اس لئے سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس ظلم عظیم کو ترک کر دیں اور شریعت کے
موافق ترکہ تقسیم کیا کریں، و نیز جن حقداروں کے حقوق اب تک دبائے ہوئے ہیں ان کے
حقوق بھی دے دیں، جہاں تک شرعی قواعد سے تحقیق ہو سکے وہاں تک تحقیق کرنا اور دینا ضروری
ہے، وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ۔ احقر عبد القدوس ترمذی غفرلہ جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

حال وارد مدینہ منورہ زادھا اللہ تنویرا و تعظیما و تشریفا

۲۴/۷/۲۹ھ، ۲۷ جولائی ۲۰۰۸ء

تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو
تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو
دل میں تیری یاد لب پر نام ہو
عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو

محبوبِ رحمۃ اللہ علیہ

تیرے سوا معبودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
 تیرے سوا مقصودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
 تیرے سوا موجودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
 تیرے سوا مشہودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تادمِ آخر و ردِ زباں اے میرے الہ
 لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ



انجمن اقبال اکیڈمی

32- راجپوت بلاک، نصیر آباد، باغیچہ پورہ، لاہور۔ پوسٹ کد: 54920
 فون: 042- 8861584-6551774, 0300-9489624



یادگار خانقاہ اہلیہ اشرفیہ

مقامِ جمعہ: بازارِ گل پرگنہ، شہرہ قادیان، لاہور۔ پوسٹ کد: 2074
 پوسٹ کد: 54000 فون: 042- 6370371, 6073310
 E-mail: khanqahlr@hotmail.com